

اُرونہ کا کھلیان

نمبر 3477

ایک منادی

شائع شدہ بروز جمعرات، 23 ستمبر، 1915

بیان کردہ بذریعہ سی۔ ایچ۔ سپرجین

مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوننگٹن

"یہ خُداوند خُدا کا گھر ہے، اور یہ اسرائیل کے لیے سوختنی قربانی کا مذبح ہے۔"

تواریخ 1:22 — 1

یقیناً تمہاری یادداشت میں یہ بات تازہ ہو گی کہ داؤد نے خُداوند کے حضور ایک عظیم گناہ کا ارتکاب کیا۔ درحقیقت، اسرائیل کی ساری قوم کئی برسوں سے خُدا سے بھٹکی ہوئی تھی، اور جب خُدا نے ان کو سزا دینے کا قصد کیا، تو اُس نے اُن کے سردار کے گناہ کو اُن کی بدکرداری پر قہر نازل کرنے کا وسیلہ بنایا۔

داؤد نے بنی اسرائیل کی گنتی کرنے کا ارادہ کیا۔ اُس نے اپنے اس منصوبے کو شریعت کی مخالفت، روایت کی نفی، اور نبوی تنبیہ کے باوجود پورا کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل کے ذریعہ اُس نے کہانت کے منصب میں دخل دیا اور لاوی شریعت کو توڑا۔

تب خُدا کا نبی جاد اُس کے پاس آیا اور اُسے تین سزاؤں میں سے چناؤ کا اختیار دیا۔ داؤد نے قحط یا دشمن کی تلوار کی بجائے وبا کو، جو بظاہر کم تر آفت تھی، اختیار کیا، اور کہا، "بہتر ہے کہ ہم خُداوند کے ہاتھ میں گریں نہ کہ آدمی کے ہاتھ میں۔" چنانچہ یروشلیم پر تین دن تک سخت وبا نازل ہوئی۔

سڑکوں پر زور آور گرتے گئے، چکیاں پیسنے والی عورتیں جان سے گئیں، شیر خوار بچوں نے ماں کی چھاتی پر دم توڑا، اور بوڑھے لوگ ایک ہی ضرب سے ہلاک ہوئے۔ تین دن تک وہ ہلاکت خیز بیماری اپنا کام کرتی رہی، یہاں تک کہ یکایک خُداوند کا فرشتہ، جو یہ قہر لے کر آیا تھا، داؤد کے سامنے ظاہر ہوا۔

داؤد نے عدالت کے اُس پیامبر کو جسمانی صورت میں اُرونہ نامی مرد کے کھلیان پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ خُدا نے داؤد کو حکم دیا کہ وہ اُس فرشتہ کے حضور حاضر ہو۔ جب وہ نزدیک آیا، تو اُس نے اُسے ننگی تلوار ہاتھ میں دیکھ کر پایا، گویا وہ سورج کے غروب ہونے تک مار ڈالنے کو تیار ہے۔

تب داؤد، خُدا کے رُوح سے متاثر ہو کر، ایک بیل ذبح کرتا ہے، مذبح تیار کرتا ہے، آگ سلگاتا ہے، اور جب قربانی کا دھواں آسمان کی طرف اُٹھتا ہے، تب وہ فرشتہ، جو سب کی نظروں کے سامنے موجود تھا، خوشی کے ساتھ تلوار کو نیام میں رکھتا ہے "اور کہتا ہے، "بس، کافی ہے۔"

اُسی لمحے داؤد کے دل میں یہ بات جڑ پکڑتی ہے کہ یہ جگہ—اگرچہ صرف ایک کھلیان تھی جہاں بیلوں کے قدموں سے غلہ کو رَوندا جاتا تھا—اب ہمیشہ کے لیے مُقدس ہو گئی ہے۔ اور اُس نے کہا، "یہ خُداوند خُدا کا گھر ہے، اور یہ اسرائیل کے لیے "قربانی کا مذبح ہے۔"

میں تمہیں ایک عجیب مشابہت یاد دلانے سے باز نہ رہوں گا، جو شاید داؤد کو بھی معلوم تھی، کہ اسی جگہ پر ابراہیم نے کئی پشتیں پہلے اپنے بیٹے اِضحاق کو ذبح کرنے کے لیے چھری اُٹھائی تھی۔ یہ پہاڑ دوہری علامت ہے اُس مسیحی قربانی کی، جہاں خُدا اپنے مقدس بیکل کی بنیاد رکھتا ہے، اور جہاں تمام قربانیاں، جو خُدا کے مقدسین اُس کے حضور پیش کرتے ہیں، گزرانی ضروری ہیں۔

ابتداء میں خُدا نے فقط یہ ظاہر کیا کہ وہ اپنا بیٹا دے گا۔ وہ سفید ریش بزرگ، جو اپنے واحد و محبوب فرزند کو لکڑی پر باندھ کر چھری نکالے اُسے ذبح کرنے کو تیار تھا، اُس ازلی باپ کی جیتی جاگتی تصویر تھی، جس نے اپنے ہی بیٹے کو دریغ نہ کیا، بلکہ ہم سب کے واسطے اُسے دے دیا۔

ابراہیم نے قربانی کی حقیقت سکھائی، مگر داؤد پر اُس قربانی کی غایت ظاہر ہوئی۔ مسیح کو قربان کیا گیا تا کہ وہ وبا—گناہ کی وبا، ہماری بدکرداری کی سزا—کو روک دے۔ جس طرح اُرونہ کے کھلیان پر بیل کو ٹکڑے کر کے مذبح پر رکھا گیا اور اُس کا

دھواں آسمان کو پہنچا، اور وبا رُک گئی، اُسی طرح مسیح بھی، جو کلوری پر خون بہا کر قربان ہوا، خُدا کا فصیح کا برّہ، بیہودہ کی پہلی پیداوار، کفارہ ہوا، اور وبا تھم گئی۔

تب داؤد نے اس مقام کو چُن لیا کہ یہیں سے خُدا کے مقدس بیگل کی بنیاد ڈالی جائے، اور یہ وہی جگہ ہو جہاں ایک ہی مذبح ہمیشہ کے لیے قائم رہے۔ میرے لیے یہ امر نہایت معنی خیز دکھائی دیتا ہے۔ میری آرزو ہے کہ چند کلمات میں تمہارے دل و ذہن کو اس میں دلچسپی اور ہدایت پانے کی طرف مائل کر سکوں۔

اَوّل، میں کوشش کروں گا کہ اس واقعہ کی روحانی تفسیر کروں، اور پھر اس کھلیان کی تقدیس کو رمزی انداز میں واضح کروں۔

## I

خود واقعہ، اور وہ گوناگوں نشانیاں جو اس میں سے ظاہر ہوتی ہیں:

داؤد کا گناہ اور فرشتہ کا قہر — داؤد کی قربانی اور قہر کا تھم جانا

یہ واقعہ چار اسباق کو ظاہر کرتا ہے۔

اَوّل، یہ کہ گناہ کوئی خیالی امر نہیں، بلکہ ایک حقیقی اور ہولناک حقیقت ہے۔ انسان اس سچائی کو جھٹلانے کے لیے سخت جتن کرتا ہے، مگر عبث۔ جب تک خُدا کی الہامی کتاب باقی ہے، اور جب تک زمین پر ایک بھی انسان ایسا موجود ہے جس کا ضمیر پاک، تندرست اور غیر بے حس ہو، جو اُس کتاب کی گواہی دے، گناہ کا وجود اور اُس کی شدید خباثت آشکار رہے گی۔

الہی شریعت کی خلاف ورزی، خواہ وہ خُدا کے دلپسند شخص ہی سے کیوں نہ سرزد ہو، نظر انداز نہیں کی جاتی، نہ ہی معاف کیے جانے کے لائق سمجھی جاتی ہے۔ خُداے تعالیٰ گناہ پر چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ اگرچہ کسی نیکوکار شخص کا فعل ہو، گناہ پھر بھی اتنا ہی زہریلا اور مہلک ہے جتنا کہ بدترین شریر کی بدکرداری۔ لاعلمی میں کیا گیا گناہ بھی اتنا ہی تباہ کن ہے جتنا کہ دانستہ کیا گیا۔ نیک نیت کے ساتھ کیا گیا ناحق عمل بھی مہلک ہوتا ہے۔ گناہ، گناہ ہی رہتا ہے—اور بے حد گھناؤنا۔

جب میں داؤد اور اسرائیل کے بزرگوں کو ٹاٹ اوڑھے اور راکھ سر پر ڈالے، اُس فرشتہ کے سامنے سجدہ ریز دیکھتا ہوں، تو میرے دل پر یہ اثر ہوتا ہے کہ گناہ میں ایک ایسی بیبت ہے جو ہمیں اپنے سر جھکا دینے، رونا پیٹنا، اور خُداے تعالیٰ کے حضور عاجزی اختیار کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اُنہو کہ ہم گناہ کی ہولناکی کو پہچانیں—یہ کوئی واپس تصور نہیں بلکہ ایک ہولناک حقیقت ہے۔ اُس فرشتہ کی موجودگی میں، اس پر کوئی شک باقی نہیں رہتا۔

دوم، یہ سچائی نہایت وضاحت سے سکھائی گئی ہے کہ گناہ کو سزا ضرور ملنی ہے۔ اگرچہ یہ بات بظاہر عام سی معلوم ہوتی ہے، پھر بھی چونکہ اسے بار بار جھٹلایا جاتا ہے، اس لیے ہمیں اس کا اعلان کرنا اور ازسرنو کرنا لازم آتا ہے۔ ہاں، ہم اسے نرسنگے کی آواز کی مانند بلند کرتے ہیں: جہاں کہیں بدکرداری ہے، وہاں سزا بھی لازم ہے، کیونکہ گناہ کو سزا ملنی ہی ہے۔ کائنات کی ترتیب و عدالت اس کا تقاضا کرتی ہے۔ خُدا کی صداقت اسے چاہتی ہے۔ خُدا کی کتاب اس کی دھمکی دیتی ہے۔ خُدا کا ہاتھ لگاتار اس کو نافذ کرتا ہے۔

یہ خیال کہ چونکہ خُدا رحم کرنے والا ہے، اس لیے وہ گناہ کو نظر انداز کرے گا—یہ شیطان کا جھوٹ ہے، جیسا کہ یہ خطرناک ہے۔ اسی طرح وہ نظریہ کہ خُدا صرف ایک آفاقی باپ ہے، اور اُس کی طرف سے دی جانے والی سزائیں عدالتی نہیں بلکہ اصلاحی ہیں—محض نرم تربیت کے دھیمے کوڑے جو گمراہ اولاد کو واپس بلانے کے لیے ہیں، نہ کہ کسی غضبناک بادشاہ کی عدالت یا شریعت کی خلاف ورزی کا حتمی انجام—یہ محض تسلی بخش دھوکہ ہے۔

یہ خیال، اگرچہ بشر گناہ گار کو دلپذیر لگے، درحقیقت ایک زہر آلود جام ہے جسے شیطان انسان کی رُوح کو مدبوش کرنے کے لیے پیش کرتا ہے، تاکہ وہ اپنی شہوات میں ڈوبا رہے اور بالآخر ہلاکت میں غرق ہو جائے۔

نہیں! اگرچہ خُدا رحم دل ہے، وہ عادل بھی ہے۔ اگرچہ وہ گناہگار کو معاف کر سکتا ہے، مگر گناہ کو ضرور سزا ملنی ہے۔ یہ دونوں حقیقتیں مسیح کی صلیب پر ہم آہنگ ہو جاتی ہیں—جہاں گناہ کا کفارہ دیا گیا، اور جہاں گناہگار کی نمائندگی ہوئی۔

لیکن سن لے، اے گناہگار! اگر تُو اپنی اُمید کسی ایسے نظریہ پر رکھتا ہے جو یہ انکار کرتا ہو کہ قرض ادا ہونا ضروری ہے، کہ جرم کا بدلہ دینا لازم ہے، کہ گناہ کو سزا ملنی ہی ہے—تو تُو اُس قانون کو غلط سمجھ رہا ہے جس کے مطابق تجھے پرکھا جائے گا۔ تُو ایسی بنیادوں پر دلیل لا رہا ہے جو خواب و خیال کے سوا کچھ نہیں۔ تُو مایوسی اور موت سے کھیل رہا ہے۔

مجھے ایک غریب شخص یاد آتا ہے جس نے مجھ سے سوال کیا: "جناب، میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ میرا گناہ کیسے معاف ہو سکتا ہے؟"

"میں نے جواب دیا، "مسیح کے خون سے۔"

وہ بولا، "ہاں، مگر میں اُس بات کو سمجھتا نہیں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں" —اور اُس نے صاف لفظوں میں کہا— "اگر خُدا مجھے "میری بد اعمالیوں پر سزا نہیں دیتا، تو میرا کہنا ہے، کہ اُسے دینی چاہیے۔"

تب میں نے اُسے بتایا کہ خُدا ہمارے بدلے مسیح کو سزا دے سکتا ہے، اور اس طرح اپنی عدالت کو برقرار رکھتے ہوئے ایک کفارہ بخشنے کا وسیلہ مہیا کر سکتا ہے۔ اُس نے فضل کے اس منصوبے کو سمجھا اور خوشخبری میں خوشی منائی۔

اُس نے جو انداز اپنایا—جو میری رائے میں ہر ضمیر دار انسان کو درست محسوس ہونا چاہیے—میرے دل پر زور سے چوٹ کر گیا۔ تمام زمین کا منصف، شریعت کا مرتب کرنے والا، اپنے ہی اختیار کی توثیق کرے گا۔ اس مقصد کے لیے ہر خطا کو اس کے لائق بدلہ ملنا ضروری ہے—جیسا گناہ ویسی سزا۔

یہ مناسب نہیں کہ میں گناہ کی لذت اُٹھاؤں مگر اُس کی تلخی سے بچ جاؤں۔

جب میں اُس روشن فرشتہ کو دیکھتا ہوں، جس کے ہاتھ میں شعلہ زن تلوار ہے

جب میں اُس درخشاں فرشتہ کو دیکھتا ہوں، جس کے ہاتھ میں شعلہ زن تلوار ہے، تو میں خُدا کی آواز اپنے کانوں سے نہیں بلکہ اپنی آنکھوں سے سنتا ہوں—"گناہ کو ضرور سزا ملے گی!" جیسے وہ دائیں بائیں وار کرتا ہے، جیسے اُس کے راستے میں لاشیں بے حس و حرکت پڑی ہیں، جیسے اُس کی سانس طاعون ہے اور اُس کے سامنے دہکتے کونلے جلتے ہیں—اس ہولناک منظر میں میں اُس اٹل حقیقت کو دیکھتا ہوں کہ انتقام جرم کا پیچھا کرتا ہے، اور عدالتی سزا بندکاری کے پیچھے پیچھے آتی ہے۔ خُدا ہرگز مجرم کو بے سزا نہ چھوڑے گا۔ ملعون ہے وہ ہر شخص جس نے خُدا کی شریعت کو توڑا۔

لیکن اگر یہی سب کچھ ہوتا، تو ہم اس رویا میں صرف اپنے دُکھوں کا اضافہ ہی دیکھ سکتے۔ مگر خُدا کا شکر ہو، ہم اُس منظر میں، جو داؤد نے دیکھا، گناہ کی قربانی کو پہچانتے ہیں۔ وہ تلوار دعا کی طاقت سے نیام میں واپس نہ گئی۔ نہ داؤد کی مناجات، نہ اسرائیل کے بزرگوں کی فروتنی، اگرچہ وہ ٹاٹ اوڑھے اور راکھ میں بیٹھے تھے، غضب کو روکنے یا قہر کو ٹھنڈا کرنے کے لیے کافی نہ تھیں۔

گناہ نے تلوار کو بے نیام کیا تھا، اور جب تک گناہ کی قربانی پیش نہ کی جاتی، اُس تلوار کو نیام میں لوٹنا ممکن نہ تھا۔ اگر داؤد اور وہ مشیر رو رو کر آنکھوں کے آنسو خشک کر دیتے، اگر وہ اپنے جسم کو زخمی کر لیتے یہاں تک کہ ناسور بن جاتے، تب بھی کچھ حاصل نہ ہوتا۔ یا اگر وہ سب کابنوں کو بخور سونگھاتے ہوئے لے آتے، اور عہد کا صندوق بڑی شان سے گھماتے، تو بھی فرشتہ نہ رکتا۔

کچھ بھی کارگر نہ ہوا جب تک کہ معصوم قربانی ظاہر نہ ہوئی، جب تک موت کا حکم پورا نہ ہوا، اور خون نہ بہایا گیا۔ جب تک وہ بیل جو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا تھا قربان گاہ پر نہ چڑھایا گیا، اور ایندھن قربانی پر نہ ڈالا گیا، اور آسمان سے آگ کا شعلہ نازل "ہو کر خُدا کے حضور بلند نہ ہوا، تب تک نشان نہ بدلے، نہ ہی پیغام آیا، "بس، اپنی تلوار نیام میں کر۔"

چاہے تُو اسے تمثیل کہے، کہانی یا مثال، مگر اے گناہگار! یہ جان لے کہ خُدا کو تیرے گناہوں کی سزا دینا لازم ہے۔ تیری اصلاح، تیری دعائیں، تیرے آنسو—یہ کچھ بھی اُس غضب کو نہ روک سکتے۔ اگرچہ تیرا توبہ کرنا کیسا ہی پُر عاجزی ہو۔ اگرچہ تیرا اُندھ کے لیے عہد کتنا ہی مضبوط ہو۔ اگرچہ تیرے دل میں اصلاح عالم کا جوش کیسا ہی گرم ہو، پھر بھی نجات کی کوئی اُمید نہ ہوتی۔

اگر تُو تیل کی نہریں نذر کرے یا دس ہزار موٹے جانور قربان کرے، تیری دولت یا منافع کچھ فائدہ نہ دیں گے۔ اگر تُو اپنی اولاد اپنے گناہ کے کفارے میں دے دے—اپنے جسم کے پھل کو اپنی جان کے گناہ کے بدلے چڑھائے—تب بھی وہ اٹل حکم قائم رہے گا۔ گناہ کو سزا ضرور ملنی ہے۔

ایک ہی راستہ ہے جس سے تلوار نیام میں جا سکتی ہے—وہ ہے مسیح کا تیرے بدلے میں دکھ اُٹھانا، تیرے مقام اور تیری جگہ میں۔

وہ جو کنواری کا بیٹا تھا، اور خُدا کا بیٹا بھی، اُسے کلوری پر جانا پڑا۔ اے کیل! تُو اُسے چھیدا! اے لکڑی! تُو اُسے بلند کر! اے سپاہیو! تُو اُسے زخم دے! اے موت! تجھ سے تقاضا ہے کہ تُو اُسے مار

دیکھ، اے گناہگار، وہی مقام ہے جہاں فرشتہ اپنی تلوار نیام میں رکھتا ہے۔ اپنے دیدے گتسمنی اور کلوری پر جما، وہیں خُدا تجھے سکھاتا ہے۔ دیکھ! اُسے گناہ کو سزا دینا ضروری ہے۔ اور کیسا ہولناک ہے وہ سزا جو مسیح پر دی گئی! اُس کے دل سے نکلتی آہیں سُن، اُس کی موت کی چیخ اور اُس کی فریاد سن، "ایلی ایلی، لُما شَبَقْتَنی؟" خُدا عادل ہے، کیونکہ وہ مسیح کو سزا دے رہا ہے۔

ایمان لا مسیح پر، اُس پر توکل کر۔ تب تُو جانے گا کہ خُدا نے تیرے بدلے تیرے نجات دہندہ کو سزا دی۔ اُس کی تنبیہ سے تُو آزاد کیا گیا۔ وہ ایک ہی خطا کی دو بار سزا نہ دے گا۔ وہ پہلے تیرے کفیل کو نہ مارے گا اور پھر تجھے۔

اس پر خوش ہو، کہ اگر یسوع تیرے لیے مرا، تو اُس نے تجھے سزا سے آزاد کیا، اور تیرے لیے ابدی نجات کو محفوظ کیا۔

مسیح نے تمام کفارہ ادا کیا۔ تیرے ذمے کا آخری بوجھ بھی اُس نے اُتار دیا۔ خُدا کا غضب، پورا بدلہ، یا اُس کا ہم مثل، مسیح نے تیرے لیے اُٹھایا، تجھے گناہ سے رہائی بخشی، اور اپنی قربانی سے شریعت کی لعنت سے نجات دی۔ اُس نے تجھے اپنی راستبازی سے ملبوس کیا، اور اپنے خون سے تجھے دھو دیا۔ یہی فضل تُو نے پایا، جو اُس کے نام پر ایمان لایا، اور اُس کے صلیب کے نیچے پناہ لی۔

یہی سچائی تھی جو داؤد کو گناہ، سزا اور کفالت کے بارے میں سکھائی گئی۔

اور یاد رکھ، اے عزیز، جب وہ بیل جلا اور دھواں اُٹھا، اور فرشتہ نے اپنی تلوار واپس رکھی، تو وبا تھم گئی۔ یروشلم میں کوئی اور نہ مرا۔ ایک بھی نہیں۔ کچھ بیمار ہو سکتے تھے، مگر بخار چھوڑ گیا۔ کچھ اپنے بستر پر مرنے کے قریب تھے، مگر تلوار کے نیام میں واپس جانے سے اُنہیں شفا ملی۔ یہ طبیب کی دوا نہ تھی، بلکہ قربانی کی رُوحانی تاثیر تھی جس نے اُنہیں زندگی بخشی۔

اے گناہ سے بوجھل، دہشت زدہ گناہگار! اِس پر غور کر۔ جب یسوع المسیح نے جان دی، اُس دن سے لے کر آج تک کوئی ایسا گناہگار جو اُس پر ایمان لایا، کبھی ہلاک نہ ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔ نجات یافتگان اپنے فدیہ دہندہ پر ایمان کے سبب ممتاز ہیں۔ شاگرد اپنے مالک سے وفاداری کے باعث پہچانے جاتے ہیں۔ مسیحی اپنے مسیح سے مشابہت کے وسیلہ سے معلوم کیے جاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ سب جو اُس پر توکل کرتے ہیں۔ جہنم میں ایک بھی ایسا نفس نہیں جس نے کبھی مسیح پر بھروسا کیا ہو۔ جتنی اُمید ایک باغی مرتد کو فردوس میں پانے کی ہے، اتنی ہی کسی تائب ایماندار کو دوزخ میں دیکھنے کی ہو سکتی ہے۔ یہ ممکن ہی نہیں۔

جیسے ہی تُو مسیح پر ایمان لاتا ہے، اُسی لمحے تیرے لیے تلوار نیام میں چلی جاتی ہے۔ اپنے آپ کو یسوع پر ڈال دے۔ یہ عمل سادہ ہے مگر نجات بخش ہے۔ جس وقت تُو محض اُسی پر تکیہ کرتا ہے، بغیر کسی اور سہارے یا ستون کے، تُو یقینی طور پر نجات یافتہ ہے۔ اگر تُو ابھی جلال کے میدانوں میں سفید لباس پہنے اور سنہری بربط ہاتھ میں لیے کھڑا ہو، تو بھی تیری نجات اُس لمحے سے زیادہ یقینی نہ ہوگی جس لمحے تُو نے ایمان لایا۔

حوصلہ رکھ، اے عزیز! تیرا دل خوشی سے بھر جائے، اور تیرے ہونٹ وجد و نشاط سے گونج اٹھیں۔ دل شکستہ اور جھکے ہوئے طالب، دلیر ہو جا۔ اگر یسوع نے تیرے لیے جان دی، تو تجھے کوئی خوف باقی نہیں۔ تُو اگر اُس پر ایمان لاتا ہے، تو تجھ میں خود گواہی موجود ہے۔ تیرا ایمان تیری رفاقت کی کنجی ہے۔ تیرے سب گناہ۔ جو کہ بہت سے ہیں۔ معاف کیے گئے۔ کوئی فرشتہ تجھے نہ مارے گا۔ تُو ہلاکت کے فرستادے کے حکم سے میرا ہے۔ تُو نجات پایا ہوا ہے۔ میرا خیال ہے یہی تعلیم تھی جو خُدا نے داؤد کو عطا کی۔

اب ہمیں ایک لمحہ توقف دے، اور ہم متوجہ ہوتے ہیں:

## II

اُس مقام کو ہیکل کے لیے مخصوص کرنے کی داؤد کی وجہ:

یاد رکھو کہ ہیکل وہ مقام تھا جسے خُدا اور انسان کے درمیان ملاقات کے لیے مقرر کیا گیا تھا۔ پس یہ نہایت معنی خیز ہے کہ داؤد نے اُسی مقام کو مقدس ٹھہرایا جہاں قربانی گزران دی گئی، کیونکہ وہیں تلوار نیام میں رکھی گئی، غضب فرو ہوا، اور فضل آشکار ہوا۔ لہذا اُسی جگہ پر مقدس مقام تعمیر کیا جانا تھا۔ کیا کوئی ایسی جگہ ہے، یا کوئی ایسی بنیاد ہے جہاں تُو یا میں خُدا سے امن سے ملاقات کر سکتے ہیں، سوا اُس مقام کے جہاں مسیح کا کفارہ ہمارے گناہوں کی سزا کو روکنے میں مؤثر ہوا؟

ہم اکثر ایسے لوگوں سے ملتے ہیں جو ہماری مقدس مجلسوں کو نظر انداز کرتے ہیں، کلیسیا یا عبادت گاہ کو یکساں طور پر ناقابل قبول سمجھتے ہیں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ اپنے باغوں میں یا کھلے میدانوں میں ایک اعلیٰ ہیکل پا لیتے ہیں۔ وہ پرندوں کی چہچہاہٹ کو مقدسین کے زیوروں پر ترجیح دیتے ہیں، اور دریا کی سرگوشیوں کو عبادت کی نغمگی سے بہتر گردانتے ہیں۔ اُن کی فطرت سے محبت اتنی غالب ہے کہ روحانی چیزوں کی اُن کے لیے کوئی کشش باقی نہیں۔

وہ زمین پر چلتے ہیں اور بادلوں کو تکتے ہیں اُس خوشنودی سے جو فنا ہونے والے حیوانوں کے مانند ہے۔ ان کا سبب اُس گھوڑے کی مانند ہوتا ہے جسے چراگاہ میں چھوڑ دیا گیا ہو۔ وہ محنت سے رُک جاتے ہیں اور آرام کے وقفے کا لطف اُٹھاتے ہیں۔ اگر وہ کہیں کہ وہ فطرت کے خُدا کی عبادت کرتے ہیں، تو اُن کی خود فریبی نہایت عیاں ہے۔ اُن اتنا سادہ لوح نہیں کہ اُن پر یقین کرے۔ اگر اُن کا پیچھا کرے، تو غالباً یہ دیکھے گا کہ اُن کا معبود بَخُوس ہے، اور جس خُدا کو وہ اُن دنوں عزت دیتے ہیں، وہ اُن کا اپنا پیٹ ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ خاموش خلوت میں قادر مطلق کی پرستش کے لیے خلوت نشینی نہیں کرتے، بلکہ خُداوند کے دن کو شہوانی عیش و عشرت اور جسمانی لذت کے لیے صرف کرتے ہیں۔ ہم ایسے دعوے داروں کی عبادت پر ایمان نہیں رکھتے، جو فطرت کی پرستش کے مدعی ہیں۔ ہم نے اُن کی دینداری کے قصے تو سنے ہیں، مگر اُن کی بے حرمتی کے سوا کچھ دیکھا نہیں۔ پھر اگر ہم کسی شخص کی عبادت میں اخلاص کو تسلیم بھی کر لیں، تو یہ سوال اُٹھانا واجب ہوگا کہ آخر وہ کس قسم کے معبود کی عبادت کرتے ہیں؟ وہ کہتے ہیں کہ فطرت کا خُدا محض مہربان ہے، اور اپنے آپ کو یہ کہہ کر دلاسا دیتے ہیں کہ وہ نہ گناہ کی سزا دیتا ہے، نہ جرم کا انتقام لیتا ہے، نہ بدکار کو مجرم ٹھہراتا ہے۔

معاف کیجیے، مگر آپ کی اجازت سے، میں آپ کی غلط فہمی کی تصحیح کرنا چاہوں گا۔ آپ یہ کس فطری قانون کو بے سزا توڑ سکتے ہیں؟ جب قدیم زمانے میں ہمارے آباؤ اجداد نے صحت کے قوانین کی خلاف ورزی کی، تو کیا خُدا نے انہیں سزا نہ دی؟ لندن کی وبا کو یاد کرو، جب ہر گھر میں موت نے تیرہ ڈالا، یہاں تک کہ الگ گیت کا گڑھا لاشوں سے بھر گیا اور دفن کے لیے جگہ نہ رہی۔ یاد رکھو، یہ فطرت کا خُدا ہی تھا جس نے ایسا کیا۔ انسانوں نے اُس کے قوانین کی خلاف ورزی کی، اور فوراً وہ اُن پر قہر بن کر نازل ہوا۔

کیا اُن فطری قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی جرأت رکھتا ہے، بغیر خوف کے؟ میں تو نہیں رکھتا۔ کیا اُن بھول گیا کہ جب امریکہ نے سیاہ فاموں کے فطری حقوق کو پامال کیا اور غلامی کے ساتھ گناہ کیا، تو خُدا نے اُس وسیع براعظم کو کیونکر ضرب دی؟ کیا اُن نے یاد کرتا کہ شمالی و جنوبی ریاستیں خونریز جنگ میں مبتلا ہوئیں، اور میدان جنگ انسانی خون سے سُرخ ہو گئے؟ بھائی بھائی کے خلاف تلوار اُٹھانے، مگر یہ بھی خُدا کی طرف سے گناہ کی سزا تھی۔

تم میں سے کوئی جب فسق و فجور میں ملوث ہوتا ہے، تو کیا اُس پر آنے والی سزا تمہیں لرزا نہیں دیتی؟ ہاں، اور کیا وہ سزا اُس کی اولاد پر نسل در نسل نہیں پڑتی؟ کیا وہ تیسری اور چوتھی پشت تک اُسے نہ جھیلے گی؟ بے شک، فطرت کا خُدا ہی ہے جو اس طرح علانیہ گناہ کو سزا دیتا ہے۔

جیسا کہ بائرن نے کہا، "فطرت کا خُدا طوفانوں میں بھی اپنا عکس دکھاتا ہے، جس طرح وہ سرسبز میدانوں میں نظر آتا ہے، اور جس طرح وہ حسین پھولوں اور چہچہاتے پرندوں میں جلوہ گر ہوتا ہے، اُسی طرح وہ آندھی میں سوار ہو کر، بادلوں کو اپنا رتہ "بنا کر طوفان میں ظاہر ہوتا ہے۔"

اگر اُن فطرت کے خُدا کو پکارنا چاہتا ہے، تو دیکھ کہ وہ کیسا خُدا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فطرت کا خُدا عدل کرنے والا خُدا ہے، اور ایک باشعور، بیدار، سرکش انسان اور اُس کائنات کے حاکم خُدا کے درمیان کوئی ملاقات ممکن نہیں، سوا قربانی کے وسیلہ کے۔ اور وہ قربانی صلیب ہے۔

یقیناً، میں جانتا ہوں کہ میری جان کبھی اپنے خالق سے رفاقت کی اُمید نہ رکھ سکتی تھی، سوا صلیب کے قدموں کے، جہاں عدل کی تعظیم ہوئی اور رحمت کا ظہور ہوا

جب تک میں خُدا کو مجسم نہ دیکھوں  
"میرے خیالات کو کوئی تسلی نہ ہوگی۔"

اے نوجوانو، اے اس کلیسیا کے رُکنو! میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ فدیہ کے اس عقیدہ میں پورے طور سے راسخ ہو جاؤ۔ اسے خوب سمجھ لو، اور پھر مردانگی سے اس کا دفاع کرو۔ کیونکہ اگر تم اس قلعہ کو چھوڑ دو، تو شک کی تاریکی میں گھر جاؤ گے۔ بلکہ نرا دہریت تمہارے دروازے پر آ کھڑی ہوگی۔ اے نوجوان، اگر اُن مسیح کی کفارے کی قربانی کو جھٹلا دے، تو گویا اُن نے اپنا لنگر اُکھاڑ دیا ہے، اور اب اُن کو ہوا کے رحم و کرم پر بھا چلا جائے گا۔

تُو صلیب کے بغیر خُدا کے قریب نہیں آ سکتا۔ صرف اور نہ کی کھلیاں ہی ہیکل کی بنیاد بن سکتی ہے۔ اگر تُو قربان گاہ اور قربانی کو ترک کرے، تو خُدا بھی تجھ سے رُوگرداں ہوگا، اور جلد ہی تُو راستی اور صداقت سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے گا۔ پاکیزگی اور مسرت تجھ سے دُور ہو جائے گی۔ جس منبر پر کفارے کی تعلیم کو دیا جاتا ہے، وہاں تعلیم کا دھارا سوسینی عقائد کی طرف بہہ نکلتا ہے—اور وہاں ایمان دار اور مُنکر کے بیچ صرف ایک باریک سی لکیر باقی رہ جاتی ہے۔

ہیکل نہ صرف انسان اور اُس کے خُدا کے درمیان ملاپ کی جگہ ہے، بلکہ یہ انسان اور اُس کے ہم نوع انسان کے درمیان ملاپ کی جگہ بھی ہے۔ ایسی یگانگت کبھی نہ دیکھی گئی، جیسی صلیب کے وسیلہ سے حاصل ہوتی ہے۔ بیتسمہ کا حوض تمام ایمانداروں کے لیے اجتماع کی جگہ نہیں، کیونکہ وہاں تو اکثر اختلافات کا پانی اُبلتا ہے۔ اے میری جان! تُو اُن کے راز میں اِشریک نہ ہو

یقیناً کوئی عقیدہ یا مسلّمہ اقرار ایمان ایسی جگہ فراہم نہیں کرتا جہاں سب کی نظریں ایک نقطے پر جمع ہو جائیں، کیونکہ نیک لوگ بھی ایک ہی مسئلہ پر مختلف آراء رکھتے ہیں—تُو بھی خُدا کے فرزند ایک ہی خاندان کے رکن ہیں، اگرچہ اُن کے نظریات میں اختلاف ہو۔ جب کبھی ہم صلیب کی بات کرتے ہیں، ہم اپنی تلواریں نیام میں ڈال دیتے ہیں۔ وہاں لڑائی نہیں ہوتی۔

:جان ویسلی نغمہ سرا ہوتا ہے

،اے یسوع، میری جان کے محبوب"  
"مجھے اپنی آغوش میں لے لے۔"

:اور ٹاپ لیڈی گاتا ہے

،اے صخرِ ازل، جو میرے لیے چاک کیا گیا"  
"مجھے تجھ میں چھپنے دے۔"

ویسلی منبر پر کھڑے ہو کر ٹاپ لیڈی کی مذمت کرتا ہے، اور ٹاپ لیڈی اُسے "بوڑھا چالاک، تار و پَر میں لپٹا ہوا لومڑی" کہہ کر پکارتا ہے۔ لیکن جب وہ دونوں یہاں، یسوع مسیح کے حضور آتے ہیں، تو اُن کی تلخی جاتی رہتی ہے۔ وہ باہم ایسی ہم آہنگی میں ملتے ہیں، جیسا کہ تُو صاف دیکھ سکتا ہے، اور اُن کے خیالات یکساں ہو جاتے ہیں۔

!پس، اے منادی کرنے والے، صلیب کو بلند کر  
!اے اتوار کے مدرسہ کے اُستاد، صلیب کو سر بلند کر  
یہیں، ہاں صرف یہیں، راستبازی سلامتی سے ملتی ہے، انسان کو گلے لگاتی ہے، اور انسان اپنے بھائی سے بغلگیر ہوتا ہے، اور ہم ایک دوسرے میں متحد ہوتے ہیں، اور یوں مسیح یسوع میں ایک بدن بن جاتے ہیں۔

اب ہم اُس کے اِس مقام کو مخصوص کرنے کی دوسری وجہ کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہیکل ظاہر ہونے کی جگہ تھی۔ یہودی نے کبھی یہ تصور بھی نہ کیا کہ وہ خُدا کو کہیں اور دیکھ سکتا ہے سوائے ہیکل کے۔ وہ اُس کے مقدس صحنوں میں اِس لیے جاتا کہ خُداوند کے گھر کی عبادت میں وہ خُداوند کے جمال کو دیکھے۔

کفارے کے دن، سردار کابن، خُدا کو اُس پر اسرار نور میں دیکھتا تھا جو کروبیوں کے پروں کے بیچ چمکتا تھا—یہی وہ نور تھا جسے "شکینہ" کہا جاتا تھا، خُدا کی واحد ظاہری حضوری، وہ نور ابزدی جو انسانی آنکھ صاف طور پر دیکھ سکتی تھی۔

ہیکل، میں کہتا ہوں، خُدا کا مقام تجلی و بے حجابی تھا۔ ہر سردار کابن کو، جیسے موسیٰ کو دی گئی عنایت ملی، ویسا ہی فضل عطا ہوا۔ موسیٰ کو چٹان کی دراڑوں میں چھپایا گیا تاکہ وہ یہوہ کے لباس کا کنارہ دیکھے—ایسے ہی یہودیوں کا ہر سردار کابن، اور ہر یہودی اپنے سردار کابن میں، ہیکل میں اُتنا خُدا کو دیکھتا تھا جتنا اُس عہد میں دیکھنا ممکن تھا۔

پس دیکھو اے دوستو، مناسب ہے کہ جہاں مسیح قربانی گزرائے کو ہو، وہی مقام خُدا کے انسان پر ظاہر ہونے کا ہو۔ ہم بلا خوفِ نزاع یہ اعلان کرتے ہیں کہ زخمی مسیح کے بدن میں جتنی الوہیت ہے، اتنی تمام رونے زمین پر کہیں نہیں۔ اگر کوئی شخص خُدا کو کامل طور پر دیکھنا چاہے، تو اُسے اُس خون اُلود انسان کو دیکھنا چاہیے! اگر وہ خُدا کی محبت دیکھنا چاہے، تو اُسے خُدا کے بیٹے کو گناہگاروں کی جگہ دُکھ اُٹھاتا ہوا دیکھنا چاہیے۔ اگر وہ عدل الہی دیکھنا چاہے، تو اُسے باپ کا اکلوتا بیٹا ہر آسمانی تیر سے چھیدا ہوا، رُوح و جسم میں زخمی دیکھنا چاہیے تاکہ وہ مجرم انسانوں کی خاطر لعنت اُٹھائے۔

اگر وہ خُدا کی قادر مطلق قدرت دیکھنا چاہے، تو اُسے مسیح میں دیکھے—جو دنیا کا گناہ اُٹھائے ہوئے ہے، اور پھر بھی اُس کی ہڈیاں نہ توڑیں گئیں۔ اگر وہ خُدا کی حکمت دیکھنا چاہے، تو اُسے اُس رُسا کن صلیب پر دیکھے، جہاں نجات دہندہ انسان کے گناہ کا کفارہ ادا کرتا ہے۔ خُدا کی کوئی صفت ایسی نہیں جو وہاں صاف دکھائی نہ دے۔

وہ ایک تنہا ستارہ نہیں بلکہ وہ ”ثُریّا“ کی مانند ہے—روشن ترین ستاروں کا جھرمٹ جو مسیح میں جلوہ گر ہے۔ مَیں ستارے نہیں دیکھتا، بلکہ آفتاب کو مسیح میں دیکھتا ہوں۔ مَیں الوہیت کا لباس نہیں، بلکہ خود الوہیت کو دیکھتا ہوں۔ مَیں آسمان کے موتی جیسے دروازے نہیں، بلکہ خود آسمان کو ہر آنکھ پر وا ہوتا ہوا دیکھتا ہوں۔ مَیں خُدا کے کام نہیں، بلکہ فی الحقیقت خُدا کا دل دیکھتا ہوں—صرف قادر مطلق کی صفات نہیں، بلکہ خود قادر مطلق کو۔

جب مَیں جلتی جھاڑی یعنی کلوری کے اُس درخت کی طرف رُخ کرتا ہوں، جہاں یسوع آگ میں جلتا ہے مگر خاکستر نہیں ہوتا، ”تو مَیں پکار اُٹھتا ہوں: ”ہم نے خُدا کو دیکھا! ہم نے اُس کا چہرہ بالمشافہ دیکھا ہے۔“

مجھے اِس بات کو دہرانا ہے—کہ صلیب کے سوا کہیں اور خُدا اِس قدر صاف دکھائی نہیں دیتا۔ جو لوگ مسیح میں خُدا کو دیکھنے سے انکار کرتے ہیں، وہ رفتہ رفتہ ہمیشہ کی قدرت اور الوہیت کی ہر شہادت کے لیے سنگدل ہو جاتے ہیں۔

”محبت“، یہ نعرہ ہے جو مَیں سنتا ہوں۔ ”محبت“ ہر سو سراہا جاتا ہے۔ جی ہاں، کچھ لوگ تو چاہتے ہیں کہ ہم مسیح سے بھی زیادہ محبت رکھنے والے ہوں، جب کج روی کے ساتھ نرمی برتی جائے۔ مگر کلام کیا کہتا ہے؟ ”کوئی اور بنیاد کوئی نہیں رکھ سکتا، سوا اُس کے جو رکھی گئی ہے۔“ اور پھر کیا کہتا ہے؟ ”آسمان کے نیچے لوگوں کو اور کوئی نام نہیں دیا گیا جس کے وسیلہ سے اُن کا نجات پانا ضرور ہو۔“

کیا تُو رسول پولس کا پُر زور قول بھولا ہے؟ ”اگر کوئی اور خوشخبری سنائے اُس کے سوا جو تم نے پائی، تو وہ ملعون ہو،“ مار انا تھا۔

یہ نئی ”محبت“، مَیں اُسے نہیں جانتا، نہ ہی ہمارے اسلاف نے اُسے جانا۔ پیوریشن اور کوونینٹرز تو خُون بہا سکتے تھے، لیکن وہ کبھی مسیح کی صلیب کے سرخ پرچم کو سرنگوں نہ کر سکتے تھے۔

ہمارے مبارک آباؤ اجداد، الیجینس اور والڈینس، جن سے ہم مستقیم نسل میں آئے، پہاڑوں کی برفوں کا سامنا کر سکتے تھے، اور اُنہیں اپنے خون سے سُرخ کر سکتے تھے، لیکن وہ کبھی سچائی سے دستبردار نہ ہوئے۔ وہ قدیم ایمان کے معترفین، جن سے ہم نکلے، روم کی زانیہ کلیسیا کے باتھوں مصیبت اُٹھا سکتے تھے، اور رب الافواج کی خاطر اپنا خون پانی کی مانند بہا سکتے تھے۔ یہی وہ نعرہ تھا جس سے وہ کبھی منہ نہ موڑ سکتے تھے: ”ہم مسیح میں ہی نجات کی واحد راہ دیکھتے ہیں۔“

بلا نزاع، خُدا مجسم ہوا۔ اُس نے اپنے لوگوں کے لیے کفارہ مہیا کیا۔ اُسی خون آلود راہ سے ہم آسمان میں داخل ہوتے ہیں۔ ہاں، اے عزیزو، کفارے کی تعلیم، بلکہ خود کفارہ، انسان کے ساتھ خُدا کی ملاقات کی واحد جگہ ہے، اور اگر انسان خُدا کو ٹھیک اور واضح دیکھنا چاہے، تو یہی اُس پر ظاہر ہونے کی واحد جگہ ہے۔

اب تیسری بات یہ ہے کہ ہیکل خوشی کا گھر تھا۔ اوہ! کیسا نغمہ، کیسی مقدس ہم آہنگی کوہ صیّون سے آسمان کی طرف بلند ہوتی تھی! مَیں بعض اوقات اِس گھر میں رہا ہوں، جب میری مشتاق جان یہی چاہتی تھی کہ یہیں رہ جائے اور آسمانی میدانوں کی طرف گاتے گاتے روانہ ہو جائے۔ جب مَیں نے خُدا کے ہزاروں مقدسین کے نغمے سنے، تو مَیں نے سوچا کہ اس وجد سے بڑھ کر کوئی وجد نہیں ہو سکتا۔

مگر میرے خیال میں ہمارے یہ نغمے اُس وقت کی اُن خوشیوں کے مقابلہ میں کچھ کمزور سے تھے، جب اسرائیل کی بھیڑیں شمال، جنوب، مشرق، مغرب، دان، بیر سبع اور یَرَدن کے پار سے آتی تھیں—وہ ایسے آتی تھیں جیسے خوشنوائی کی ندیاں، اور جب وہ ہیکل کی سونے کی چھت کا دیدار کرتے، تو اُن کے دل زور سے دھڑکتے اور اُن کی آوازیں وجد میں آ کر بلند ہو جاتیں۔

سونے کی نرسنگیوں اور چاندی کی نرسنگیوں سے اُنہوں نے نغمگی کے سیلاب بلند کیے، اور پھر گوناگوں سازوں اور خوش الحانی کی آوازوں سے، وہ شکرگزاری کے خوش کن نغمے حضرتِ اعلیٰ کے حضور روانہ کرتے رہے۔ کابن اور بزرگ لے کو سنبھالتے، اور دس ہزار در دہ ہزار قبیلوں کے لوگ پکار اُٹھتے: ”بوشعنا!“ یا داؤد کے شاندار مزامیر میں سے کوئی ترانہ گاتے۔

اوہ! کیسا نیک اور خوشگوار کام رہا ہوگا اُن ایام میں کہ خُداوند کے گھر کو جایا جائے۔ اور اوہ! کیسی تعجب انگیز بات ہے کہ وہی کھلیان، جہاں پہلی بار یروشلم کے لیے کفارہ گزرانا گیا، وہی مقام گیتوں کے اِس بحر بیکراں کا مرجع ٹھہرا۔ جہاں خون آزادی سے بہا، وہیں نغمہ سرائی کی فراوانی ہوئی—جہاں قہر تھما، وہیں مقدس شادمانی کا آغاز ہوا۔

اے عزیزو، وہ سب سے اعلیٰ خوشی جو زمین اور آسمان جان سکتے ہیں، وہ یسوع کے پہلو سے جاری صاف شفاف چشمے سے پھوٹتی ہے۔ آسمان کبھی اتنا شادمان نہ ہوا، جتنا اُس وقت جب وہ بلند مقام پر چڑھ گیا۔ تب اُنہوں نے اپنی ستاروں سی بجتی ستاروں کو نئے سُر میں ملایا

وہ رتھ لائے آسمان سے"  
،تاکہ اُسے اُس کے تخت تک لے جائیں  
،اُنہوں نے اپنے فتح مند پروں کو بجایا  
""اور کہا، 'جلالی کام مکمل ہوا۔"

تو اور میں کبھی اتنے خوش نہیں ہوتے، جتنا اُس وقت جب ہم اپنی معافی، اپنی مکمل مخلصی کو وہاں دیکھتے ہیں۔ تب ہم گاتے ہیں

،اوہ! ایسی محبت کے لیے"  
،چٹانیں اور پہاڑ اپنی دیرینہ خامشی توڑ دیں  
اور ہر ہم آہنگ انسانی زبان  
"نجات دہندہ کی ستائش کرے۔"

اگر تُو سچی خوشی چاہتا ہے، تو صلیب کے سایہ تلے بیٹھ جا۔  
اگر تُو کامل برکت چاہتا ہے، تو ارونہ کے کھلیان کو یاد رکھ۔  
وہاں وبا بھڑکی، فرشتہ کھڑا ہوا، بیل جلایا گیا، اور بلا رُک گئی۔  
یہی وہ مقام ہے جہاں نغمہ اپنا مرکز پاتا ہے—وہاں قیام کر، اور اپنے سب ایام شادمان ہو کر گزار۔

پھر چوتھی بات جو لائق یاد دہانی ہے، یہ ہے کہ ہیکل کلیسیا کا نمونہ تھی؛  
پس ہیکل اُسی جگہ تعمیر ہوئی چاہیے جہاں قربانی نے بلا کو روکا۔  
کلیسیا کی بُنیاد کا پتھر خود مسیح کی ذات ہے۔  
کفارے کی تعلیم، اُس کے زمینی کام کی تعبیر ہے۔  
اگر کوئی شخص مسیح کے کفارے پر ایمان رکھے، اور اُس کے واقعہ و نتائج پر اپنے آپ کو سونپ دے، تو وہ مسیحی ہے۔

،اور جو ہمارے فدیہ دہندہ کے تعجب انگیز دُکھوں اور خُدا کے عدل کی کامل تسکین پر ایمان نہیں رکھتا  
—وہ چاہے اپنے آپ کو جو چاہے کہلوائے، اور اپنے دعویٰ کو جو بھی نام دے  
وہ ہرگز مسیحی نہیں ہے۔

جہاں دو یا تین مسیح کے نام پر جمع ہوں، وہاں کلیسیا ہے۔  
،مگر ایک دولت مند جماعت، جسے قوم کی بلند ترین عزتیں حاصل ہوں، کلیسیا نہیں بن سکتی  
جب تک کہ کفارے کی تعلیم زور سے قائم نہ ہو، اور صاف صاف نہ سکھائی جائے۔

میں سختی سے فیصلہ کرنے والا نہیں، نہ جلد بازی سے کلام کرنے والا ہوں۔  
مگر بڑی سنجیدگی سے یقین رکھتا ہوں کہ لندن کے سینکڑوں منبر ایسے ہیں جہاں مسیح کے کفارے کی بابت ایک سُر تک نہیں سنائی دیتا۔

—یہ تو مانتے ہیں کہ مسیح نے صلیب پر کچھ کیا  
مگر کیا کیا؟ وہ اس کا فیصلہ نہیں کر سکتے۔  
علماء کی لکھی ہوئی مقبول کتابیں ہمیں بتاتی ہیں کہ ہمیں تحقیق نہیں کرنی چاہیے، نہ جاننے کی خواہش رکھنی چاہیے۔  
،کوئی نامعلوم سی مصلحت ہو گئی  
،مگر یہ کہ اُس نے گناہگاروں کی جگہ دُکھ سہے  
—راستباز نے ناراستوں کی خاطر قربانی دی  
یہ خیال اُن کمزور ادبان کے لیے چھوڑ دیا جاتا ہے جو مقبول مبشرین میں پائے جاتے ہیں۔

،رہے یہ مُہذب اصحاب، جو اتنے عالم فاضل ہیں کہ کوئی اُنہیں سمجھ نہیں سکتا  
،اور اتنے خوش لب و خوش نما کہ اُن کی عبادت گاہوں میں مکڑیوں کی تعداد سننے والوں سے زیادہ ہے  
یہ لوگ اتنے فلسفیانہ مزاج کے ہیں کہ کفارہ اُن کے لیے واعظ کا موضوع ہی نہیں۔  
اوہ نہیں! وہ کہتے ہیں یہ تو فقط عام لوگوں کے لیے موزوں ہے۔



اے صاحبو! کیا تم جانتے ہو،  
میں نے سنا ہے کہ ایک کالج میں، جہاں نوجوانوں کو منادی کے لیے تربیت دی جاتی ہے  
—ایک بحث کے بعد  
”کیا پیورٹن تعلیم کی حالیہ تحریک نے فائدہ زیادہ دیا یا نقصان؟“  
!تو ہاں کے حق میں اکثریت بمشکل ایک ووٹ سے تھی

اب چونکہ پیورٹن تعلیم بیش و کم انجیل کی ایک مستقل تشریح ہے،  
اور سادگی اور اخلاص زندگی کی متناسب طلب  
ہم سے پوچھنا فطری ہے کہ اب جو ان نسل کے استادوں سے کیا توقع رکھی جائے؟  
کیا یہ وہ حضرات ہیں جو مشقت کے بیٹوں کو تعلیم دینے کی تربیت پا رہے ہیں؟  
وہ کس قسم کا روحانی خوراک ان لوگوں کو دیں گے جو ان کی خدمت کے منتظر ہیں؟  
کیا یہ حضرات مسیح صلیب پر مارا گیا کا درس دیں گے  
یا انجیل کو اتنا کمزور اور پتلا کر دیں گے کہ ان کے خطبے صرف عہد کی سوچ اور وقت کے عملی اخلاق کی گونج ہوں گے؟

بلکہ بہتر ہے کہ یہ گھر آگ سے جل کر خاکستر ہو جائے  
اور ایک پتھر بھی دوسرے کے اوپر نہ رہے، جو گرائے نہ جائیں  
بجائے اس کے کہ وہ دن آئے جب یہاں کفارے کے بارے میں کوئی غیر یقینی آواز سنائی دے۔  
یہ محض کلیسیا کی تعلیم نہیں، بلکہ کلیسیا کی تعلیم ہے۔  
اگر یہ نکال دو تو سچائی نہیں، نجات دہندہ نہیں، نہ کلیسیا باقی رہے گی۔

جیسا کہ لوثر نے ایمان سے راستبازی کی تعلیم کو کہا،  
کہ یہ کھڑی یا گری ہوئی کلیسیا کا مسئلہ ہے  
—اسی طرح ہم کفارے کی تعلیم پر اصرار کرتے ہیں  
مکمل، مؤثر کفارہ—مسیح کی جان بدلنے کی قربانی، انسانوں کے گناہوں کے لیے۔  
اسی پر چمٹو تم جو قدوسوں کو ان کے مقدس ایمان پر قائم کرنا چاہتے ہو۔  
چاہے زندگی ہو یا موت، اُس پر قائم رہو۔  
یہی تمہارا بنیاد پتھر ہو  
یہی تمہاری سرخ رنگ کی سریاں ہو جس سے تم اپنے رفقاء کو ایک دوسرے سے جوڑو۔  
یہی تمہاری پتھر ہو  
یہی تمہارا ہتھوڑا ہو  
یہی تمہاری تلوار ہو۔  
—یہی تمہاری واحد ضروری شے ہو  
اور اگر خدا کی عزت کرنی ہے اور کلیسیا کو قائم رکھنا ہے تو یہ تمہارا ناگزیر ہتھیار ہو۔

اور آخر میں، چونکہ یہ مقدس رفاقت کی بنیاد تھی  
پس یہ وہ مذبح ہونا چاہیے جہاں خداوند کے لیے تمام قربانیاں پیش کی جائیں۔  
—بھائیو! یہ موافق تھا کہ وہ جگہ جہاں مسیح مرا  
—یعنی وہ جگہ جہاں قربانی نے غضب کے تلوار کو روکا  
وہی کوہ صیون وہ مقام ہو جہاں خدا کے لوگ اپنی قربانیاں اور امن کی پیش کش کریں۔

صرف نصیحتیں بے کار ہیں۔  
تم جتنا چاہو شراب نوشی کے خلاف پرجوش خطبے دے لو، مگر ایک بھی شرابی بچاؤ گے نہیں۔  
تم پاکدامنی کی تعریف کرو، تو بھی بدکاروں کو متاثر نہ کر سکو گے۔  
تم ایماندار کی تعریف کرو، چالاکوں اور چوروں کے درمیان، جو تمہاری باتوں کی تعریف کریں گے، مگر تمہارے عمل بدلیں  
گے نہیں۔

حکم دلوں کو زندہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔  
لوگ نیکی کی وعظ سے نیک نہیں بنتے۔  
خالص مسیحیت قانون سے نہیں پھیلتی۔

اور قدوسوں کے اجتماع میں، قانونی حکم بے اثر ہے۔  
کوڑے بے وقوفوں کے لیے ہیں۔

قدوسوں کو مقدس تر غیب کی ضرورت ہے۔  
 دھمکیاں سادہ دلوں کو قابو میں رکھ سکتی ہیں، مگر مومنوں کے لیے وعدے زیادہ اہم ہیں۔  
 اگر میں تمہیں عمل کی طرف متحرک کرنا چاہوں،  
 کسی نیک کام کو بڑھانا چاہوں،  
 تو میں مسیح کی وعظ کروں گا، تمہاری جانوں کو آسمانی روٹی دوں گا،  
 اور پھر، الہی فضل تمہارے اندر مؤثر طریقے سے کام کرے گا  
 اور نیکی تم سے فوراً بہہ نکلے گی۔

دیکھو اُس جگہ کو جہاں یسوع نے اپنا خون بہایا  
 یہاں، تم اپنی قربانیاں لاؤ۔  
 —اپنے آپ کو خدا کے حضور مکمل جلانے والی قربانی بناؤ  
 اپنا وقت، اپنی صلاحیتیں، اپنی دولت۔  
 کوئی شخص اپنی قربانی سینا پہ نہیں لاتا  
 مگر ہزاروں اپنی قربانیاں کالوری پہ لاتے ہیں۔  
 کوئی شخص فرض کے بوجھ سے مشنری نہیں بنتا  
 سوائے اُس کے جو زولو کافر اس کے لیے بہت مشکل ثابت ہوں۔

ہم مشنری محبت کی وجہ سے جاتے ہیں، نہ فرض کے۔  
 محبت ہی انسان کو کام کرنے اور جرات کرنے پر مجبور کرتی ہے۔  
 وہ اپنی جان ہاتھ میں لے کر چلتا ہے۔  
 وہ جنگلیوں کے بیچ جاتا ہے  
 ان کے ساتھ مصیبتیں برداشت کرنے یا مرنے کے لیے۔  
 نہ کہ فرض کے سخت حکم پر۔  
 یہ ایک ایسا مار ہے جسے مسیحی ہمیشہ محسوس نہیں کرتے۔  
 لیکن محبت—یسوع سے محبت، انسانوں سے محبت  
 —خدا کی شکرگزاری جو اُس نے اُن کے لیے کی ہے  
 انسان کے لیے جوش، اپنی نسل کے فائدے کی خواہش  
 یہ سب پریزگار اور بہادر عمل کی ترغیب دیتے ہیں۔

وزیر الہی! صلیب کا درس دو  
 اور تمہیں کبھی شک نہیں ہوگا کہ تمہارا خطبہ عملی ہوگا۔  
 کفارہ سب سے عملی تعلیم ہے۔  
 —جو عمل کی وعظ کرتے ہیں، منصوبے بناتے ہیں، مگر کوئی فائدہ نہیں پاتے  
 اور جو مسیح کی وعظ کرتے ہیں، وہ تقدس کو اگاتے ہیں  
 اور زندگی ابدی کے لیے راستبازی کے پھل کاٹتے ہیں۔

اے نیک دوست! کیا کبھی تم نے مسیح کو خدا سے ملاقات کا مقام پایا ہے؟  
 اگر نہیں، اور اگر تم خدا سے ملاقات کرنا چاہتے ہو  
 تو سیدھا مسیح کے پاس جاؤ، اُس پر بھروسہ کرو  
 تب تم خدا کو پاؤ گے۔  
 جو مجھے دیکھ چکا ہے، اُس نے باپ کو دیکھ لیا ہے “یہ اُس کا اپنا فرمان ہے۔”  
 اے بوجھ گناہ والے! صلیب کے پاس جاؤ  
 وہاں سب کچھ تمہارے لیے مکمل ہے۔

صلیب کی جگہ وہی ہے جہاں خوشی کا گھربیکل کوہنا یا جاتا ہے۔  
 کیا تُو اپنے پڑوسی کے ساتھ امن چاہتا ہے؟  
 —تو تم دونوں اُس مذبح کی طرف چلو جہاں یسوع مرا  
 وہاں تمہارا صلح قائم ہو گا۔

کیا تُو اپنے محلے میں کلیسیا قائم کرنا چاہتا ہے؟  
 تم میں سے کوئی بھی مسیح کی طرف جا کر اُس کے وعدے پر تھام لو۔

وہ وہ صخرہ ہے جس پر تم مضبوط کیے جاؤ گے۔  
!سوائے یسوع کے کوئی نہیں—صرف یسوع ہی

اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش مت کرو۔  
اپنے حق پر جنت پہنچنے کی چاہ ترک کرو—اپنے بے وقوف بہانوں اور ارادوں کو چھوڑ دو۔  
—تم بھاگ دو جتنا چاہو، مگر تم کہیں اونچے نہیں جاؤ گے  
تمہاری تمام محنت کے باوجود تم ستاروں کے قریب بھی ایک انچ نہ پہنچو گے۔

—صلیب کے سامنے خاک نشین ہو جا، اے گناہگار  
—اپنے کپڑے پھٹے ہوئے لے کر، اور سخت دل کے ساتھ بھی

جیسا ہوں ویسا ہی، انتظار کیے بغیر"  
کہ میں خود کو کسی ایک داغ سے پاک کر لوں۔  
،اُس کے پاس آتا ہوں جس کا خون ہر داغ دھو دیتا ہے  
"اے خدا کا بچہڑا، میں آتا ہوں، میں آتا ہوں۔

اور یوں مسیح کے پاس آنا تمہارے لیے خوشی، سلامتی اور جنت میں داخلہ ہے۔  
ایسا ہی تمہارا دل تمہیں مائل کرے۔  
ایسا ہی روح القدس تمہیں رہنمائی دے۔  
ایسا ہی یسوع تمہیں نجات دے۔  
اور ایسا ہی خدا، وہی باپ، تمہیں قبول فرمائے۔  
اور تثلیث والے یہوواہ کی تمہاری حمد ہو ہمیشہ۔ آمین۔